P. O. RGD. No. A 922

ہماری زبان

انجمن ترقی اردو (ہند) علیگڑھ کا پندرہ روزہ اخبار

قیمت فی پرچہ دو آنے — سالانہ چندہ دو روپے

جلد ۱۱ | یکم اپریل سنہ ۱۹۵۲ء | ایڈیٹر۔ قاضی عبدالغفار | ۵ رجب المرجب ۱۳۷۱ ہجری | نمبر

کچھ اپنی باتیں

الیکشن اور اردو

اس حقیقت سے کہ شمالی ہندستان کے الیکشن اردو زبان میں لڑے گئے صرف وہی شخص انکار کرسکتا ہے جو سورج کو کہدے کہ یہہ چاند ہے ۔ (اور ہمارے ملک میں ایسے نا حقیقت شناس بہت ہیں !) ۔ الیکشن کے ۹۹ فی صد امیدواروں نے اپنا پروپگنڈا اردو میں کیا، اپنے اشتہار اور نوٹس اردو میں شائع کرائے، تقریریں اردو میں کیں اور الیکشن کا ہزارہا من لٹریچر سب اردو زبان میں چھاپا گیا ۔ آخر یہہ اردو کیا بلا ہے کہ وبائی مرض کی طرح پھیلی ہوتی ہے اور کوئی بھلا آدمی اس کے جراثیم سے بچ نہیں سکتا؟ جب یہہ معلوم ہوچکا ۔ اور ہمارے معزز وزیروں نے بھی اس بیان پر مہر تصدیق لگادی کہ

(۱) اردو کوئی زبان ہی نہیں

(۲) اور اگر ہے تو وہ غیر ملکی زبان ہے اور

(۳) اردو اترپردیش یعنی شمالی ہندستان کی علاقائی زبان نہ کبھی تھی اور نہ ہے

تو اب بتائیے کہ ان بیوقوفوں کی ضد کا کیا علاج جو اردو کا نام لئے جاتے ہیں اور اپنی جہالت کا ثبوت دیتے ہوئے یہاں تک کہدیتے ہیں کہ یہہ تو ہمارے ملک کی مشترکہ زبان ہے !! ہمارے بڑے بڑے راج منتری اور نیتا کیوں یہہ فیصلہ نہیں کرتے کہ ان سب بیوقوفوں سے کہا جائے کہ اگر اردو کو وہ اپنی زبان کہتے ہیں تو سیدھے پاکستان چلے جائیں ! گویا کہ پاکستان جانا بھی ایسا ہے کہ انہوں نے "عش" فرمایا اور چار کروڑ کی یہہ فوج بھارت کی سرزمین سے یوں گئی جیسے گدھے کے سر سے سینگ !

الیکشن کا بہت سا لٹریچر جو اس مردود زبان میں شائع ہوا ہے ہمارے سامنے ہے اگر ہم اپنے سارے لٹریچر کو جمع کرتے تو یہاں سے لکھنؤ اور الہ آباد اور بنارس تک اس کی ایک سڑک بنا دیتے پھر حال نمونہ مشتے از خروارے، چند اشتہاروں کے عنوانات اور مشتہرین کے نام ملاحظہ فرمائیے :-

(۱) ووٹ دو کانگریس کو	کانگریس کمیٹی الہ آباد
(۲) پنڈت جواہر لال نہرو کا پیغام	" "
(۳) کانگریس کو ووٹ دیجئے (پوسٹر)	پارلیمنٹری بورڈ اترپردیش
(۴) " " "	" " "
(۵) کانگریس کے ووٹ	" " "
(۶) پنڈت گووند بلبھ پنت کی اپیل	" " "
(۷) چناو کے سلسلہ میں ضروری ہدایات	" " "
(۸) چناو میں کون کون سی باتیں جرم ہیں	" " "
(۹) بعض الزامات کی تردید	" " "
(۱۰) پنڈت جواہر لال نہرو کی اپیل	" " "
(۱۱) مولانا ابوالکلام آزاد کے ارشادات	" " "
(۱۲) ہماری فقط رہنما کانگریس ہے	" " "
(۱۳) پولنگ ایجنٹ کے فرائض	" " "
(۱۴) کانگریس چناو کیوں لڑرہی ہے	" " "

ہزاروں میں سے یہہ ۱۴ اشتہار جو ہمارے ہاتھہ لگے اترپردیش کے کانگریسی پارلیمنٹری بورڈ کی طرف سے شائع ہوئے ہیں۔ اب اسی ریاست کے صرف ایک ضلع بلند شہر کے چند اشتہاروں کو دیکھیے :-

(۱) کانگریس نے ملک کو آگے بڑھایا	کانگریس کمیٹی بلند شہر
(۲) مسلمان موجودہ الیکشن میں	سید حشمت علی
(۳) آل انڈیا جمعیت قریش	کانگریس کمیٹی بلند شہر
(۴) مسلمانوں کے ووٹ کے مستحق	" " "
(۵) مسلمانان ہند	" " "
(۶) آزاد امیدوار	" " "
(۷) رزولیوشن	دیوتی پرشاد
(۸) یہہ ہیں انکے ساتھی	گیان پرکاش
(۹) ووٹ اپنا دیجئے آزاد کو	ووٹر بلند شہر
(۱۰) ضمیر کی آواز	"
(۱۱) اعلان	دیوتی پرشاد
(۱۲) مخلصانہ مشورہ	سید حشمت علی
(۱۳) مسلمانان ہند	کانگریس کمیٹی بلند شہر
(۱۴) جمعیت القریش	" "

یہہ ۱۴ اشتہار صرف ایک ضلع کے ہیں جو اس زبان میں چھاپے گئے ہیں جسکے وجود کو ہمارے وزیر لوگ اور نیتا قسم کے ہموطن تسلیم ہی نہیں کرتے۔ اور ان اشتہاروں کو شائع کرایا ہے یا تو ہندو امیدواروں نے یا کانگریس کمیٹی نے۔ جب اردو اس ریاست میں کسی شخص کی مادری زبان نہیں ہے یا بہت ہی تھوڑے لوگوں کی زبان ہے تو پھر اس زبان میں لاکھوں اشتہارات شائع کرنے کی ضرورت کیوں محسوس فرمائی گئی؟

اردو زبان کی ایک مثل ہے کہ "گڑ کھائیں اور گلگلوں سے پرہیز" وہی حالت ہمارے ان دوستوں کی ہے۔ اردو کا نام آتے تو ماتھے پر شکنیں نمودار ہوجاتی ہیں، لیکن اپنے کام کے لئے مفید ہو تو اردو سے اپنا کام نکالنے میں کوئی مضایقہ بھی نہیں!۔ خود غرضی کا یہہ فلسفہ اچھا ہو یا برا لیکن اردو والوں کو اسطرح بیوقوف ایک دفعہ تو بنایا جاسکتا ہے لیکن دو دفعہ نہیں بنایا جاسکتا۔

انتخابات کا ہنگامہ ختم ہو گیا۔ اتر پردیش کی نئی اسمبلی کا اجلاس دو چار مہینے بعد ہونے والا ہے۔ اسکے وہی ممبر جنہوں نے اردو زبان میں اپنا پروپیگنڈا کیا اور اردو دانوں کے ووٹ حاصل کئے کیا اب اردو کو اتر پردیش کی علاقائی زبان تسلیم کرنے پر آمادہ ہونگے؟ توبہ کیجئے جناب! اب پانچ سال تک اردو والوں کی ضرورت کسکو ہے یہہ بات اپ نہیں سوچتے!

ایک دوست نے کہا کہ بہت ممکن ہے کہ اردو والوں نے اس وقت کانگریس کی جو مدد کی ہے اور اردو زبان کو جس بے تکلفی کے ساتھہ پروپیگنڈے کا ذریعہ بنایا گیا ہے اسکے بعد شاید حکومت کا جھکاو اردو کی مخالفت کے بجائے موافقت میں ہوجائے۔ لیکن ایسی امید کمزوری کی علامت ہے۔ ہمیں جو کچھہ حاصل کرنا ہے اپنی رائے عامہ کی قوت سے حاصل کرنا ہے۔ اب صدقہ اور خیرات اور عنایت و مروت کا وقت گذر چکا، یہہ یاد رکھنا چاہئے کہ حکومت کے دروازے پر ہمیں اس وقت تک وہی جواب ملتا رہیگا جو ملتا رہا چکا ہے۔ میٹھا مگر کھرا کھلا! ۔ جب تک اردو والے رائے عامہ کا پورا وزن استعمال کرینگے۔ جمہوریت کا صحیح تقاضا یہی ہے ہم اپنے جائز دعوے کو مہربانیوں اور سفارشوں اور رعایتوں کی امید پر ملتوی نہ کریں اور اپنا کام پوری قوت سے جاری رکھیں۔ الیکشن کے ہنگامے کی وجہ سے دو مہینے علاقائی زبان کی تحریک کسی قدر سست رہی۔ اب اسکو تیز تر ہوجانا چاہئے اور جلد سے جلد اپنی منزل پر پہنچ جانا چاہئے۔

علی گڈھ

مرکزی انجمن اور اس کی کمیٹیوں کے سالانہ جلسے ۱۴ اور ۱۵ مارچ کو علی گڈھ میں ہوئے۔ دوسرے انتظامی امور کے علاوہ انجمن کی رپورٹ عام جلسہ میں منظور کیا گیا اور چار نشستوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کا انجمن کی کمیٹی کے لئے انتخاب کیا گیا:۔

اے اے فیضی صاحب سابق سفیر مصر۔ بمبئی

شہاب الدین دسنوی صاحب۔ بمبئی

کرشن چندر صاحب۔ بمبئی

مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی صاحب دار المصنفین اعظم گڈھ۔

۱۲ مارچ کی سہ پہر کو مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے جلسوں کے سلسلہ میں ایک اجتماع انجمن کی شاخوں کے عہدے داروں اور صوبہ کے حامیان اردو کا بھی ہوا جس میں علاقائی زبان کی تحریک کی موجودہ ترقی کا جائزہ لیا گیا اور آیندہ کے لئے اس کی رفتار کو تیز تر کرنے کے لئے مشورہ کیا گیا۔ یہہ اجتماع بہت کامیاب اور اور نمائندہ تھا۔

۱۳۔ مارچ کو انجمن ترقی اردو کی شاخوں کے صدر، سکریٹری اور دوسرے ارکان نے جن میں حضرات ذیل خصوصیت سے قابل ذکر ہیں، انجمن کے جنرل سکریٹری قاضی محمد عبدالغفار صاحب سے ملاقات کی اس کے بعد انجمن کے دفتر میں ان حضرات کو ایک عصرانہ دیا گیا جس میں خیر بہروی نمائندہ خصوصی انجمن ترقی اردو (ہند) نے علاقائی زبان کے مسئلے کی وضاحت فرمائی جس کی تائید میں سید اختر احمد صاحب اختر اورینوی نائب صدر بہار ریاستی انجمن ترقی اردو پٹنہ نے ایک مدلل تقریر کی اور عبدالمعید صاحب ایم اے، ایل ایل، بی وکیل نمائندہ ریاست کوالیار نے بھی انجمن کی اس تحریک کا خیر مقدم کیا۔

۱۔ سید ابو البیان شمس آباد ضلع فرخ آباد

۲۔ خضر برنی بلند شہر

۳۔ عبدالمعید صاحب ایم اے گوالیار

۴۔ اختر اورینوی پٹنہ

۵۔ محمد صابر خان آفریدی بی اے، ایل ایل، بی اسپلی بھیت

۶۔ سخاوت اللہ چشتی پیلی بھیت

۷۔ محمد اللہ خان نصیب سہاور ضلع ایٹہ

۸۔ ارشاد علی خان سکندرہ راؤ

۹۔ مقبول احمد گوالیار

۱۰۔ اعجاز احمد وکیل شکوہ آباد

۱۱۔ ظہور احمد سہارن پور

۱۲۔ وحید خان فاضل متھرا

۱۳۔ محمد یاسین متھرا

۱۴۔ ریاض الرحمن ایم اے علی گڈھ

۱۵۔ خلیل الرحمن اعظمی علی گڈھ

آخر میں حاضرین کے بے حد اصرار پر انور صابری صاحب نے اپنے کلام سے مسرور کیا موصوف آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔

ضروری اطلاع

انجمن کی تمام شاخوں اور علاقائی زبان کے کارکنوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ دستخط کے تمام دستخط شدہ فارم براہ راست حسب ذیل پتے پر بھیجے جائیں۔
جناب حیات اللہ صاحب انصاری نظر باغ۔ برکٹ روڈ لکھنؤ

ساقی

[از جناب مولانا انور صابری صاحب]

گوارا کرلیا کیوں تونے بے رنگ چمن ساقی
سیا جاتا ہے کانٹوں سے گلوں کا پیرہن ساقی

تری موجودگی میں ہو رہا ہے خندہ زن ساقی
جنوں کی سادگی پر عقل کا دیوانہ پن ساقی

اندھیرا یوں اجالوں پر ہوا سایہ فگن ساقی
دلیل شام غربت بن گئی صبح وطن ساقی

کہاں اب فرصت عیش و نشاط انجمن ساقی
سنا بادہ کشوں کو قصہ دار و رسن ساقی

خدا کے نام پر دکھلا خداوندی کے فن ساقی
ترے قبضے میں ہے راز شکست اہرمن ساقی

فسردہ لالہ و گل مضمحل سرو و سمن ساقی
بہاریں ہیں کہ گلشن پر بہاروں کا کفن ساقی

الٹنے کو ہے پھر شاید بساط انجمن ساقی
جبین جام و مینا پر ہے ہلکی سی شکن ساقی

بڑھا لفظوں کا کریونہی مزاج دلشکن ساقی
نہ مٹ جائے کہیں تیری زبان کا بانکپن ساقی

تیری مدھم صدا پہونچے تو کیونکر میرے کانوں تک
مسلط ہے فضا پر شورش زاغ و زغن ساقی

عطا کر دے اسے کچھ عارض روشن کی تابانی
قریب المرگ ہے شمع حیات انجمن ساقی

حریفوں کا تو ہے کیا ذکر جب میرا یہ عالم ہے
مصر انکار پر ہے کاوش شعر و سخن ساقی

بچانی ہے اگر پھر تجھ کو عظمت اپنی دنیا میں
شعور نو کو میرے بخش دے ذوق کہن ساقی

وہاں انور کو اب پہونچا دیا تھرے تغافل نے
جہاں باقی نہیں گنجائش تکریم فن ساقی

دہلی

انجمن ترقی اردو شاخ دہلی کی پندرہ روزہ نشست ۸ دسمبر ۱۹۵۱ع کو منعقد ہوئی جسکی صدارت علامہ پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی دہلوی نے فرمائی علامہ نے ممبران کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اردو جو کسی وقت کلچر اور تہذیب کا نشان تھا اردو دان کے نشست و برخاست اور محاورے کو لوگ دیکھا کرتے تھے آج اسی اردو پر مصیبتیں نازل ہو رہی ہیں اردو کے لئے ہندو اور مسلمانوں نے مل کر کام کیا دلی کے تہذیب و کلچر کی نمائندہ رہی برٹش حکومت میں اردو کو دلی کے کالج اور یونیورسٹیوں میں باضابطہ زبان مانا گیا مگر اب ہندوستان کے نئے آئین میں ہندی کو سرکاری زبان قرار دیدیا گیا ہے ہمیں اس کو سرکاری زبان ماننے میں کوئی تامل نہیں مگر سوال یہہ ہے کہ اردو کو ان حالات میں کیسے قایم رکھا جائے دفعہ ۳۴۷ کے تحت ہمیں یہہ حق حاصل ہے کہ دلی کی علاقائی زبان ہم اردو کو منوائیں اس کے لئے انجمن ترقی اردو نے باقاعدہ پروگرام بنالیا ہے دلی کے رہنے والوں کو بلا قید مذہب و ملت اردو کو علاقائی زبان منوانے کی مہم میں امداد کرنی چاہئے۔ علامہ کی تقریر کے بعد انجمن ترقی اردو شاخ دہلی کا ۱۹۵۲ع کے لئے مندرجہ ذیل انتخاب ہوا

صدر۔ علامہ پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی دہلوی۔ نائب صدر۔ کنور مہندر سنگھ بیدی سحر و مولانا حفظ الرحمن۔ جنرل سکریٹری۔ حمیدہ سلطان صاحبہ۔ سکریٹری اے۔ ایم زتشی گلزار دہلوی۔ جوائنٹ سکریٹری۔ عزیز وارثی اسلم فیروز۔ خازن نور محمد خان۔

ورکنگ کمیٹی کے لئے حسب ذیل اراکین منتخب کئے گئے:۔

مرزا ناصر الدین احمد خان، شری متی شیلا شیام ناتھ، نواب حلیم جنگ، پنڈت ہری چند اختر، بیگم صالحہ عابد حسین، منشی عبد القیوم، بشیشر پرشاد منور لکھنوی، حکیم خلیل الرحمن ناز جگناتھ آزاد، غلام ربانی تاباں، کنور کشور ماتھر، شیام لال روشن۔

سالانہ جلسہ

انجمن ترقی اردو شاخ دہلی کا دو روزہ سالانہ جلسہ ۲۹، ۳۰ دسمبر ۱۹۵۱ع کو منعقد ہوا پہلی نشست ڈیلکو رسٹورنٹ نئی دہلی میں قاضی عبد الغفار صاحب جنرل سکریٹری انجمن ترقی اردو ہند کی صدارت میں ہوئی پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی نے افتتاح کیا قاضی عبد الغفار صاحب نے صدارتی خطبہ پڑھا بعد ازاں خواجہ احمد فاروق محمد اجمل خان نے اردو پر تقریریں کیں امن لکھنوی نے اردو پر ایک قطعہ اور مجاز لکھنوی نے اپنا کلام سنایا انجمن کی سالانہ رپورٹ کے بعد علاقائی زبان کی تحریک کی تائید میں ایک تجویز متفقہ طور پر منظور کی گئی۔

متھرا

۲۴ فروری۔ لکشمی داس ہال گاندھی پارک میں ہمدردان اردو کا ایک عظیم الشان عام جلسہ ہوا جسکی صدارت جناب حکیم سید ظہیر الحسن صاحب میونسپل کمشنر نے فرمائی پروگرام کے مطابق پہلے مدرسہ تعلیم القرآن کے بچوں نے مناجات پڑھی اسکے بعد "اردو" کے عنوان پر طلباء نے نظمیں سنائیں جن میں اول، دویم، سویم آنیوالے طلباء کو انعامات دیئے گئے۔ اسکے بعد ایم۔ اے وحید خان فاضل متھراوی نے رپورٹ سکریٹری پڑھی جس میں یہہ بتایا گیا کہ اردو علاقائی زبان کی جو تحریک انجمن ترقی اردو ہند نے شروع کی ہے اس کے سلسلہ میں متھرا کے حامیان اردو نے کتنا کام کیا ہے نیز اس سلسلہ میں اس ضرورت کے ماتحت کہ یہاں انجمن ترقی اردو ہند علی گڈھ کی شاخ قایم کی جاوے ایک تجویز کے ذریعہ شاخ کا قیام عمل میں آیا اور حسب ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

۱۔ جناب پروفیسر راج بہادر صاحب سکسینہ ایم اے۔ صدر، ۲۔ جناب سید حبیب الحسن صاحب وکیل ایم۔ اے ایل۔ ایل بی نائب صدر

۴۔ جناب جگدیش مرن صاحب وحشی ادا یونی سکریٹری شعبہ نشر و اشاعت ۵۔ ایم۔اے وحید خاں فاضل سکریٹری ۵۔ جناب محمد احمد صاحب سرور بی۔ کام پریویس نائب سکریٹری ۶۔ جناب چودھری شہاب الدین صاحب خزانچی ۷۔ جناب بابو انعام الحق صاحب آڈیٹر۔

اس انتخاب کے بعد مرکزی انجمن ترقی اردو ہند کے نمائندہ خصوصی جناب عیسی صاحب بھوروی نے جو اس جلسہ کی شرکت کے لئے علی گڈھ سے تشریف لائے تھے زبان کے مسئلے پر ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی اور یہ بتایا کہ اردو کی خدمت ہندی کی خدمت ہے جو لوگ آج اس حقیقت سے انکار کر رہے ہیں کل وہ اس صداقت پر ایمان لائیں گے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ زبانیں تلواروں کی چھاؤں میں نہ بنتی ہیں نہ بگڑتی ہیں بلکہ وہ خود بخود وجود میں آتی ہیں۔ اور فنا ہو جاتی ہیں اردو کا تاج محل کبھی کسی طاقت سے بھی برباد نہیں کیا جا سکتا آپ کی تقریر کا بہت ہی اچھا اثر ہوا۔ آخیر میں ایک غیر طرحی مشاعرہ بھی ہوا جس میں مقامی شعراء نے اپنا کلام سنایا۔

اعجاز اللہ خان غوری

علیگڈھ

انجمن ترقی اردو شاخ علی گڈھ کے ابتدائی ممبروں کا ایک جلسہ عام ۸ مارچ ۱۹۵۲ع کو ۹ بجے شب دفتر اخبار "جمہور" میں منعقد ہوا جس میں سال رواں کے لئے حسب ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔

۱۔ صدر حکیم آنند سروپ صاحب بسمل،
۲۔ نائب صدر سید نائب حسین صاحب کاظمی،
۳۔ سکریٹری ریاض الرحمن شروانی ایم۔اے
۴۔ جوائنٹ سکریٹری ماسٹر محمد ابرار احمد صاحب رضوی، ۵۔ خزانچی مرزا محمد ابراہیم بیگ صاحب، صدر صاحب کو اختیار دیا گیا کہ وہ دس اراکین کی مجلس عاملہ سکریٹری کے مشورے سے نامزد کریں۔ چنانچہ انھوں نے بعد میں حسب ذیل حضرات پر مشتمل مجلس عاملہ نامزد کی۔

۱۔ سید جرار حیدر صاحب وکیل، محمد محسن قریشی صاحب ایم۔ایس۔سی (علیگ)، ۳۔ ماسٹر سراج الحق صاحب قریشی ایم۔اے (علیگ) ۴۔ مولوی عبدالشاہد خان صاحب شروانی (علیگ) ۵۔ عبدالصبور خان صاحب عارف شروانی بی۔اے (علیگ) ۶۔ حکیم سید محمد احمد صاحب خیری، ۷۔ صاحب سنگھ مہرا صاحب، ۸۔ خواجہ محمد سلیمان صاحب، ۹۔ محمد احسن صاحب صدیقی ایم۔اے (علیگ)، ۱۰۔ محمد یوسف صاحب فوق کریمی

انجمن کی مقامی شاخ کا دستور ترتیب دینے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی جس کا ممبر صدر اور سکریٹری کے علاوہ حسب ذیل حضرات کو منتخب کیا گیا۔

۱۔ سید جرار حیدر صاحب، ۲۔ حکیم سید محمد احمد صاحب خیری، ۳۔ ماسٹر ابرار احمد صاحب رضوی۔ علاقائی زبان کی مہم شروع کرنے کا کام مجلس عاملہ کے سپرد کیا گیا۔

۹ مارچ کو ۵ بجے شام انجمن کی مقامی شاخ کی مجلس عاملہ کا جلسہ صدر صاحب کے دولتکدے پر منعقد ہوا جس میں مرکزی انجمن سے الحاق کی درخواست کی گئی۔ کافی غور و فکر کے بعد طے پایا کہ علاقائی زبان کی مہم کا کام محلہ وار ممبران مجلس عاملہ کے سپرد کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے نقشہ تیار کرنے کا کام سکریٹری اور جوائنٹ سکریٹری کے سپرد کیا گیا، جوائنٹ سکریٹری نے فہرستوں کی فراہمی اور مہیا کرنے کی ذمہ داری اپنے سر لی ماسٹر سراج الحق صاحب قریشی نے اراکین مجلس عاملہ کی تواضع کی۔

ریاض شروانی
سکریٹری

اردو علاقائی زبان کمیٹی کی رپورٹ

[یکم جنوری سنہ ۱۹۵۲ع تا ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۵۲ع]

الیکشن کا اثر ہماری دستخطی مہم پر ہر جگہ بہت پڑا اور ایسی شاخیں بہت کم ہیں جہاں پر الیکشن کے باوجود کام پوری تیزی کے ساتھ جاری رہا۔ اور بعض ایسے بھی مقامات ہیں کہ جہاں الیکشن کے زمانے میں ہی شاخیں قائم ہوئیں اور کام کافی تنظیم کے ساتھ چلتا رہا اب تک ہماری کل ۱۳۴ شاخیں یو۔ پی شمال، جنوب، مشرق، مغرب میں قایم ہو چکی ہیں۔ اور بعض بعض شاخیں ایسی ہیں کہ وہ ۲۵، ۳۰ سے لیکر ۵۰، ۶۰ تک مقامات پر کام کر رہی ہیں اور چند شاخیں ایسی بھی ہیں کہ جہاں ابھی تک کوئی قابل ذکر کام نہیں ہوا۔

ہماری جو شاخیں قائم ہوئی ہیں اُن کے اور اُن کے کارکن اعلیٰ کے نام حسب ذیل ہیں:-

مقام	کارکن اعلیٰ کا نام
(۹۹) رسیان خانپور۔	سخاوت اللہ چشتی صاحب
(۱۰۰) رحیم آباد۔	بندے علی صدیقی صاحب
(۱۰۱) پڑوت	ایم اے صدیقی صاحب
(۱۰۲) گورکھپور	ابو الکلام صاحب۔ سید منظور علی صاحب
(۱۰۴) اترولہ	قاضی مسعود احمد قدوائی صاحب
(۱۰۵) سیتاپور	انوار حسین صاحب
(۱۰۶) فیروز آباد	ڈاکٹر سید عاشق علی صاحب
(۱۰۷) مہوبہ	محمد بشیر قریشی صاحب
(۱۰۹) نمچنا	منشی ماسٹر خاں صاحب
(۱۱۰) سردھاوہ	عبد الحمید خاں صاحب
(۱۱۱) بسدھا	صابر حسن خاں صاحب
(۱۱۲) تلسی پور (گونڈا)	عتیق الرحمن صاحب
(۱۱۳) احمد پور	مقصود اللہ صاحب
(۱۱۵) پنڈرو (بجنور)	سید عشرت علی صاحب
(۱۱۶) حلدور "	عبدالرشید صاحب
(۱۱۷) شوروی	حکیم سید رفیق حسین صاحب
(۱۱۸) مہاراج نگر	مرزا مشتاق بیگ صاحب
(۱۲۰) پٹھانی پوروہ (کھیری)	غلام علی صاحب
(۱۲۱) واٹہہ (ممیر پور)	امیر احمد صاحب
(۱۲۲) کوٹ قادر (بجنور)	عبد العزیز قاسمی صاحب
(۱۲۳) خورجہ	حاجی محبت علی صاحب
(۱۲۴) شاہ آباد	سید بدر الدین صاحب
(۱۲۵) چتوڑہ	سید محمد عباس صاحب
(۱۲۶) پلکھوہ	عبد اللہ قریشی صاحب
(۱۲۷) گڑہ مکتیشر	محمد وحید الدین صاحب
(۱۲۹) بجنور	فارم جاچکے ہیں۔
(۱۳۰) ڈبائی	اختیار حسین صاحب مخمور
(۱۳۱) کھاتولی	سید حشمت حسین صاحب
(۱۳۲) رستم پور نیاولی	ڈاکٹر شفیق صاحب صدیقی صاحب
(۱۳۳) ٹیوڈھی (میرٹھہ)	عبداللطیف صاحب
(۱۳۴) ڈاسنہ	عبدالرحمن صاحب

(۱۳۵) پیپر ولی بازار (گورکھپور)	سید جمیل احمد انصاری صاحب
(۱۳۶) جہانسی	عبدالغفار صاحب
(۱۳۷) مصر کھ (سیتاپور)	سالار بخش صاحب
(۱۳۸) بانسی (بستی)	سید عبد المنان صاحب
(۱۳۹) بھرام گھاٹ	حافظ عظمت علی صاحب
(۱۴۰) رام نگر	خلیل احمد صاحب
(۱۴۱) مصطفے آباد	خوشحال انصاری صاحب
(۱۴۲) غوث پور (میرٹھ)	حکیم محمد مبین صاحب
(۱۴۳) رائے پور (فروخ آباد)	محمد صابر خاں صاحب
(۱۴۴) کوپا گنج	مولوی شبلی صاحب

۵۰۰۰ ہزار دستخط کانپور کے کارکن اور ۳۰ ہزار الہ آباد کی انجمن کرا چکی ہے۔ امید ہے کہ جلد یہہ دستخط بھی موجودہ دستخطوں میں شمار کر لئے جا ئینگے۔

سلطانہ بیگم آفس سکریٹری

بانسی ضلع بستی

۱۰ مارچ بروز دوشنبہ اردو علاقائی کیٹی کی شاخ قایم کرنے کے سلسلے میں ایک مجلس مشاورت" برمکان سید بندہ حسن رضوی ایڈوکیٹ بانسی منعقد ہوئی جس میں شہر کے معزز حضرات وعمائدین نے شرکت فرمائی۔ قابل ذکر حضرات میں مولوی کامل صاحب استاد فارسی۔ مولوی حکیم عبدالمنان صاحب حسنی استاد فارسی۔ عبدالرشید صاحب وکیل۔ فخرالاسلام خان صاحب مختار۔ کرشن شنکر لال صاحب منیجر ہلور بنک۔ عباس علی خان صاحب سکریٹری جنکرہ اسٹیٹ اور دوسرے حضرات نے شرکت فرمائی۔ خصوصی استدعا پر ازراہ عنایت و سرپرستی جناب محمد سلیمان صاحب ادھمی ایم۔ ایل۔ اے اور جناب رام کمار صاحب شاشتری ایم۔ ایل۔ اے بھی شریک ہوئے۔

سب سے پہلے سید بندہ حسن صاحب رضوی ایڈوکیٹ نے اردو زبان کی خصوصیت پر ایک مختصر اور جامع تقریر فرمائی۔ موصوف نے دوران تقریر میں یہہ بھی فرمایا کہ جس طرح ہم لوگوں نے غیر ملکی اقتدار میں انگریزی زبان میں غیر معمولی مہارت اور مشق بہم پہونچائی تھی۔ بعینہ ہم ہندی میں بھی اتنی ہی مہارت پیدا کرنے کی کوشش کرینگے۔ ساتھ ہی ساتھ اردو جیسی صاف ستھری اور معیاری زبان کو قایم رکھنے کے لئے پوری جدوجہد کرینگے۔ ہمیں آپکے تعاون کی اشد ضرورت ہے۔

اس کے بعد جناب محمد سلیمان صاحب ادھمی ایم۔ ایل۔ اے نے ایک پر مغز تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ اردو زبان کو صرف مسلمانوں کی مخصوص زبان قرار دینا سراسر ناانصافی ہے چند عربی اور فارسی کے مشکل الفاظ کی علیحدگی کے بعد اردو کو ہندی کا بہترین نکھرا اور ستھرا ادب کہہ سکتے ہیں۔

"اردو" کو "علاقائی" زبان تسلیم کرانے کے سلسلے میں فرقہ واریت کا کوئی سوال ہی نہیں اٹھنا چاہیئے۔ جبکہ اس کو علاقائی زبان منوانے کے سلسلے میں کافی تعداد ہنود و ادباء شعراء اور اس کے متاثرین بڑھ چڑھکر حصہ لے رہے ہیں۔ اس کے قبل بھی اردو ادب کے گل وگلستان میں ان کے "خون جگر" کی گلکاریوں نے اسے زندہ وجاوید بنا دیا ہے۔ اردو کسی خاص طبقہ کسی گروہ کا ترجمان نہیں۔ بلکہ اس زبان کا ہر بولنے والا اس کا معتقد اور پیرو کار ہے۔

اس کے بعد مولانا حکیم عبدالمنان صاحب حسنی نے دستخطی مہم کے سلسلے میں ضروری نکات پر روشنی ڈالتے ہوئے اپیل فرمائی کہ اس کام میں ہمیں دل کھول کر امداد کرنی چاہیئے۔

مندرجہ ذیل اراکین مجلس عاملہ منتخب ہوئے۔ (۱) جناب رام کمار صاحب شاستری ایم ایل۔اے سرپرست۔ (۲) سید بندہ حسن صاحب رضوی ایڈوکیٹ صدر۔ (۳) حکیم مولوی قاری عبدالحق صاحب۔ نائب صدر۔ (۴) عبدالرشید خان صاحب وکیل۔ سکریٹری۔ (۵) مجنون مکرانی قوی جوائنٹ سکریٹری۔ (۶) کرشن شنکر لال صاحب میجر ہلور تبک خازن۔

بجنور

علاقائی زبان کے سلسلے میں دستخطوں کی فراہمی کی جو مہم جاری ہے اس میں یہاں کی انجمن پورے انہماک کے ساتھ کام کر رہی ہے کم و بیش بیس حضرات اس کام کے لئے دور دراز کے علاقوں اور دیہات میں کام کر رہے ہیں۔ بڑے بڑے قصبات میں بھی یہ کام جاری ہے۔ چاندپور میں تو انجمن کی باقاعدہ شاخ موجود ہے لیکن بعض بڑے قصبات میں دستخط فراہم کرانے کے بعد فارم علاقائی زبان کے صدر دفتر لکھنؤ کو ارسال کر دیئے ہیں۔ مقامی طور پر بجنور میں دستخطوں کی فراہمی جاری ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ جلد ہی یہ کام تکمیل کو پہونچ جائیگا۔ ہماری انجمن کے زیر اہتمام پانچ ہزار سے زیادہ دستخط اس وقت تک فراہم ہو چکے ہیں جن میں اہل ہنود حضرات نے بھی فراخدلی کے ساتھ دستخط کئے ہیں۔

سردار جلیل احمد خان۔ ایم۔اے۔
ایل ایل۔بی وکیل۔ سکریٹری انجمن
ترقی اردو شاخ بجنور۔

بنارس

بنارس ۱۴ مارچ۔ انجمن ترقی اردو کی دعوت پر علاقائی زبان کمیٹی یوپی کے اعزازی جنرل سکریٹری حیات اللہ انصاری صاحب ۲ مارچ کو بنارس تشریف لائے دستخط کی مہم کے سلسلے میں ازسرنو جد و جہد شروع کی جائے۔ شب میں ۸ بجے پیلی کوٹھی نیشنل ہائر سکنڈری اسکول میں ایک عام جلسہ ہوا جس میں عوام کے علاوہ بہت سے ممتاز حامیان اردو نے شرکت کی۔ اس موقع پر عبدالرشید صاحب، رستم سیٹھن صاحب اور ماسٹر شیو ناتھ صاحب نے اردو کے لئے دستخطوں کی مہم کے بارے میں پرجوش تقریریں کیں اور حیات اللہ صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں عوام سے اس مہم کو ہمت استقلال اور اعتماد کے ساتھ چلانے کی کی اپیل کی۔

جلسہ کے فوراً ہی بعد حاجی عبدالعزیز صاحب میونسپل کمشنر، حاجی نورالحق صاحب، ماسٹر باری صاحب شیو ناتھ صاحب، مولوی عبدالجبار صاحب، صدر جمیعۃ العلماء بنارس نے آپس میں صلاح و مشورہ کے بعد اس کام کے لئے فوری پروگرام مرتب کر لیا تاکہ کام دوسرے ہی روز سے شروع ہو جائے اور پھر رفتہ رفتہ تنظیم کرکے پورے ضلع میں کام ہونے لگے۔

۳ مارچ کو حیات اللہ صاحب نے شہر کے بہت سے ممتاز حضرات سے ملاقات فرمائی اور دستخط کے بارے میں تبادلہ خیال فرمایا سب نے اس مہم میں عملی مدد کرنے کا وعدہ کیا۔

آپ کے دورے کے بعد جہاں کام ہو رہا تھا وہاں تیزی آگئی اور جہاں کام شروع نہیں ہوا تھا وہاں کام کے لئے ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا ہو گیا۔

(ظفر الاسلام)

بہار میں علاقائی زبان کی تحریک

معاصر ساتھی نے بہار کی اس تحریک پر جو تبصرہ کیا ہے اس کے بعض ضروری اجزا نقل کئے جاتے ہیں:۔

ابھی ابھی بہار کے اہم انتخابات ختم ہوئے ہیں۔ ریاست بہار میں ووٹروں یعنی بالغ مرد عورتوں کی مجموعی تعداد ۱،۹۶،۱۲،۸۱۲ ہے۔ ساری ریاست میں ۳۳۰ اسمبلی سیٹیں ہیں۔ اور ان کے لئے ساری ریاست کی سترہ اٹھارہ سیاسی جماعتوں کے کوئی ڈیڑھ ہزار سے زائد امیدوار

کھڑے ہوئے تھے - ان سارے امید واروں کو انہیں دو ہونے دو کروڑ دائے دھندوں کا اعتماد اور ان کا ووٹ حاصل کرنا تھا - اس کے لئے تقریریں کی گئیں، جلسے ہوئے، جلوس نکالے گئے، لاؤڈ اسپیکروں کا استعمال کیا گیا اور کھیل تماشے بھی ہوئے - مگر پروپگنڈا اور پبلسٹی کا سب سے کار آمد، مفید اور بہتر ذریعہ اشتہارات، پوسٹر پمفلٹ، ہینڈ بل، لیفلٹ، کتابچے، لٹریچر اور مینی فسٹو اور منشوروں کا زیادہ سے زیادہ تقسیم کرنا تھا انہیں اشتہارات اور لٹریچروں کے ذریعہ عوام تک ووٹروں نے اپنی آواز پہونچائی- یہہ اشتہارات ہر اس زبان میں شائع کرائے گئے جس زبان کو عوام کے لئے بہتر اور مؤثر طریقہ خیال کیا گیا۔

بد نصیب زبان اردو بڑی خوش قسمت تھی کہ بہار میں جتنے بھی ہینڈ بل، پوسٹر، کتابچے اور لٹریچر شائع ہوئے ان میں خاصی تعداد اور معتد بہ حصہ اس زبان کا بھی تھا - کروڑوں کی تعداد میں ساری ریاست میں الیکشن کے اشتہارات شائع کئے گئے - یہی واقعہ اس امر کی دلیل ہے کہ بہار کے ان رہنماؤں، رہبروں، باصلاحیت امیدواروں اور بالیدہ ذہن رکھنے والوں نے جو ریاستی اسمبلی میں بہار کی عوام کے نمائندہ ہوں کے اس کی ضرورت محسوس کی کہ ووٹروں میں خاصی تعداد ان لوگوں کی ہے جو اردو زبان بولتے اور استعمال کرتے ہیں - گویا وہ لوگ جو آئندہ پانچ سالوں کے لئے بہار کے چار کروڑ مردوں اور عورتوں کی قسمت کے امین ہونا چاہتے ہیں اور وہ لوگ جن کے ہاتھوں میں بہار کے آنے والے پانچ سالوں کے لئے بہار کی عوام کی قسمت کا فیصلہ ووٹروں نے سونپ دیا۔ اس پر مجبور ہوئے کہ ریاست کے لاکھوں اردو بولنے والوں تک اپنی آواز پہونچائیں اور اس کے لئے لامحالہ انہیں اردو زبان میں اشتہارات اور لٹریچر چھپوانے پڑے -

یہہ ایک بین دلیل ہے اس امر کی کہ ریاست بہار میں اردو بولنے والوں کی تعداد صرف قابل لحاظ ہی نہیں بلکہ کثیر ہے - اور اس کے ثبوت میں نہ دستخطوں کی ضرورت ہے اور نہ انگوٹھوں کے نشان کی - بلکہ سینکڑوں امیدواروں کا یہہ اقدام اس کی گواہی ہے - خود وہ امیدوار اس کے شاہد ہیں کہ اردو بولنے والوں کی کثیر تعداد اس ریاست میں موجود ہے -

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ تمام پوسٹر، اشتہار، لٹریچر، کتابچے اور ہینڈ بل وغیرہ جو الیکشن کے دوران میں ہر جماعت کے سینکڑوں امیدواروں اور اتنی ساری سیاسی جماعتوں نے نشر و اشاعت کی غرض سے تمام ریاست کے گوشہ گوشہ میں تقسیم کیا اور چسپاں کرایا ان میں سے ہر ایک کی کم از کم ایک ایک کاپی جمع کر لی جائے اور اسے بھی صدر جمہوریہ ہند کے سامنے عضر کے ساتھ پیش کیا جائے - ہمارے دعوی کی یہہ بھی ایک دلیل ہوگی - ہم بہار ریاستی انجمن ترقی اردو کی توجہ اس جانب مبذول کراتے ہیں اور بہار کے ہر اردو نواز بھائی سے پر زور اپیل کرتے ہیں - کہ وہ اس کی جدوجہد کریں - اور جہاں سے ممکن ہو تمام انتخابی اشتہارت جمع کر کے دفتر بہار ریاستی انجمن ترقی اردو پٹنہ کے نام بھیج دیں - تاکہ انجمن انہیں ایک جگہ فراہم کر کے ان کی فہرست مرتب کر سکے اور انہیں بھی صدر جمہوریہ کی خدمت میں پیش کیا جا سکے -

اس سلسلے میں ہم بہار کے تمام اردو پریسوں سے بھی اپیل کریںگے - ان کے پاس ایسے اشتہارات وغیرہ ضرور ہونگے - وہ اس مفید کام میں انجمن کا ہاتھ زیادہ سے زیادہ بٹا سکتے ہیں انہیں چاہئے کہ اپنی اولین فرصت میں تمام اردو اشتہارات اور لٹریچر وغیرہ انجمن کے نام روانہ کر دیں -

یہ ایک عظیم تحریک ہے اور اس پر اُردو کی بقا و حیات کا دارو مدار ہے اس لئے ہر اُردو دوست کا فرض ہے کہ اس تحریک کا دل سے ساتھ دے۔ وقتی جوش و ولولہ کا شکار ہو کر نہ رہ جائے بلکہ ثابت قدمی اور استقلال سے اسے کامیابی کی آخری منزل تک پہونچادے۔ یہ کام ہنگاموں کا نہیں۔ بلکہ خاموشی سے تعمیری کام کئے جانے کا ہے۔

ریاستی انجمن کی شاخوں کے لئے ضروری ہدایت

مدھیہ پردیش ریاستی انجمن ترقی اُردو کامٹی (ناگپور) کے تحت اس صوبے میں اب تک جتنی شاخیں قایم ہو چکی ہیں اور جن کی درخواست کے ساتھ فیس الحاق بھی آ گئی ہے ان کو اس وقت تک سند الحاق نہیں بھیجی جا سکتی۔ جب تک یہ شاخیں انجمن ترقی اُردو (ہند) علی گڈھ کے پاس شاخوں کے قاعدے کے مطابق مزید دو روپیہ بھیجکر اس کے آرگن "ہماری زبان" علی گڈھ کی خریداری نہ منظور کر لیں۔ مرکزی انجمن کو نیچے کا مضمون منی آرڈر کوپن پر لکھکر دو روپے منی آرڈر سے بھیجدئے جائیں۔ اور ہمارے پاس اطلاع بھیجی جائے تاکہ ہم اس کے بعد سند الحاق روانہ کر سکیں۔

"جناب سکریٹری صاحب مرکزی انجمن ترقی اُردو (ہند) علی گڈھ ہماری شاخ نے ایم پی اسٹیٹ انجمن ترقی اُردو کامٹی (ناگپور) میں الحاق کی درخواست بھیجدی ہے آج دو روپے منی آرڈر کئے جا رہے ہیں۔ تاکہ آپ ایک سال کے لئے "ہماری زبان" کو اس شاخ کے نام جاری کر دیں"

اُمید ہے کہ مدھیہ پردیش کی شاخوں کے محترم اراکین فوراً اس طرف توجہ دینگے۔

خادم فاروقی

کنوینر ایم پی اسٹیٹ انجمن ترقی اُردو

کشکول محمد علی شاہ فقیر

[از چودھری محمد علی صاحب۔ ناشر صدیق بک ڈپو لکھنو]

شاہ صاحب نے جو کسی زمانہ میں شگفتہ اُردو ادب کے مرد میدان تھے ان اوراق میں اپنے مضامین کے سر نامہ کو "فقیری" اور سلوک کا جامہ پہنایا ہے۔ لیکن:۔

من انداز قدت را می شناسم

اس فقیر کی گدڑی کا ہر ٹانکا مسکرا رہا ہے۔ جوانی کے ادب کا یہ رنگین کفن کتنا ہی بوسیدہ ہو گیا ہو لیکن اس کے رنگ مدھم نہیں ہوتے ہیں۔ پورانے زمانہ کی عمارتوں کے کھنڈروں میں اب کچھ بھی نہیں رہا پھر بھی ٹوٹی ہوئی محرابوں اور ٹوٹے ہوئے کتبوں پر جو رنگ۔ کسی قدیم معمار نے لگایا تھا وہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کل ہی بھرا گیا ہے! وہی حال اس "فقیر" کے سجادہ کا ہے شوخیاں اس گدڑی کے ہر پیوند سے جھانک رہی ہیں۔ یہ نہیں کہ فقیر کی اس یاد داشت میں سامان عبرت موجود نہ ہو، المیہ نہ ہو یا وہ سنجیدہ مزاج کی "ہی ہی" سے گراں بار ہو۔ ان اوراق میں سامان عبرت بھی ہے۔ المیہ بھی ہے اور باوجود اسکے وہ شگفتگی بھی ہے جس کے لئے ردولی شریف کے اس فقیر کا ادب کسی زمانہ میں مشہور تھا۔ یہ اوراق متفرق یاد داشتوں کا مجموعہ ہیں جو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قلم بر داشتہ لکھی گئی ہیں چھوٹے چھوٹے قصے اور شخصی کردار کی تصویریں بھی ہیں اور ایک چھوٹی سی ڈایری یا نوٹ بک بھی

ہے۔ ان سب نے مل کر شاہ صاحب کا کشکول بھر دیا ہے۔ لیکن ان اوراق کی نمایاں خوبی شاہ صاحب کی زبان اور اُن کا انداز تحریر ہے جس پر نہ تو "فقیری" اور شاہ صاحبیت کا سایہ پڑا ہے اور نہ جسکی شوخی کو مولائیت کی خشکی نے خراب کیا ہے ہمارے ادب کا یہہ بھی ایک المیہ ہے کہ چودھری صاحب کے بوڑھاپے نے انہیں کتاب کے سرورق کی حد تک "فقیر" بنا دیا۔ بہر حال ادب کی دنیا میں چودھری صاحب اپنے کشکول کو کشکول کی طرح کتنا ہی پیش فرمائیں اس کشکول سے قطع نظر کر کے دیکھنا یہہ ہے کہ اس دلق گدائی کے نیچے کیا ہے۔ ابھی کچھہ اور مال و متاع پوشیدہ ہو تو تعجب نہیں!

عرصہ کے بعد چودھری صاحب کی اس کتاب کا ہم خیر مقدم کرتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ وہ عام طور پر پسند کی جائے گی۔

یادگار فرحت

[مرتبہ مولوی غلام یزدانی صاحب۔ ناشر فرحت میموریل کمیٹی ۔ حیدر آباد]

اُردو زبان کے ممتاز اور صاحب طرز ادیب مولوی فرحت اللہ بیگ مرحوم کے چند دوستوں نے اُن کے متعلق چند مضامین کا یہہ مجموعہ شایع کرایا ہے ۔ تمہید کلام خود مولوی یزدانی صاحب نے لکھی ہے ۔ اس میں سے انہوں نے مرحوم کی سیرت و کردار اور شخصی رجحانات کا ایک عکس پیش کیا ہے ۔ پھر مرزا عصمت اللہ بیگ کا ایک مضمون "فرحت کی زندگی کے چند پہلو" کے عنوان سے درج ہے ۔ اس کے بعد (آکا) کے عنوان سے مرزا رفیق بیگ کا ایک مضمون ہے۔ پھر "ایک بھائی کی یاد" عزیز احمد صاحب کے قلم سے ہے۔ پھر ان کے ادب کے مزاحی پہلو پر پروفیسر عبد القادر سروری صاحب نے ایک مختصر مضمون لکھا ہے۔ پھر آغا اشرف ، الطاف گوہر اور سید محی الدین قادری زور کا مضمون "مرزا فرحت اللہ بیگ کی ادبی تحقیق" ہے۔ مرحوم کی شاعری پر غلام یزدانی صاحب نے چند صفحے لکھے ہیں اور آخیر میں چند اخباروں اور رسالوں کے تراشے ہیں۔ سوائے ڈاکٹر زور کے مضمون کے جس میں انہوں نے مرزا صاحب مرحوم کی ادبی تحقیقاتوں کا کچھہ ذکر کیا ہے (وہ بھی کافی نہیں) باقی ساری کتاب تشنہ ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک یادگاری کتاب شایع کرنے کا فرض کسی نہ کسی طرح ادا کر دیا گیا ہے۔ لکھنے والے بھی زیادہ تر مقامی ہیں اور ملک کے نامور ادیبوں سے اس یادگاری اشاعت کے لئے کچھہ نہیں لکھوایا گیا۔ ادب کی دنیا میں فرحت اللہ بیگ کا ایک خاص مقام تھا اُن کی یادگار کو اگر کتاب ہی کی صورت میں پیش کرنا تھا تو ملک کے اچھے ادیبوں اور فنکاروں کے مضامین جمع کئے گئے ہوتے ۔ پھر ہر مضمون ایسا ہوتا جو اپنے موضوع پر حاوی ہوتا۔ یہہ تو صرف چلتے چلاتے ایک کتاب تیار کی گئی ہے جس کے لئے ہم فرحت میموریل کمیٹی کو مبارکباد کا مستحق نہیں سمجھتے۔

باہتمام عزیز حسین منیجر نیشنل پرنٹرس کیپٹی میں چھپا اور قاضی عبد الغفار صاحب پبلیشر نے صدر دفتر انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڈھ سے شائع کیا